صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر میں بروز سوموار مورخہ 16 جون 2003ء بمطابق 15 ربیع الثانی 1424 ہجری سہ پہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یایھا الذین امنو کونو قومین بالقسط شھداء للہ ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین ط ان یکن غنیاً او فقیراً فاللہ اولیٰ بھما۔ فلا تتبعو الھویٰ ان تعدلوا و ان تلوا او تعرضو فان اللہ کان بما تعملون خبیرا۔

(ترجمہ) اے ایمان والو! انصاف کے علمبردار اور خدا کیلئے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ، اگرچہ تمہارے انصاف اور تمھاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی دات پر تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے۔ لہذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے کج بیانی کی اور سچائی سے پہلو تہی کی تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2003-04 کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: وزیر خزانہ صاحب مالی سال 2003-04 کا میزانیہ ایوان میں پیش کریں گے۔ جناب وزیر خزانہ صاحب۔

(شور)

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین و صلو ۃ و سلام علی رسولہ کریم آما بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ و لو اھل القریٰ امنو و تقوا لفتحنا علیھم برکت من السماء والارض۔

(ترجمہ) اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔

محترم جناب سپیکر صاحب! بحالی جمہوریت کے بعد آج مجھے اس ایوان میں صوبہ سرحد کے منتخب نمائندون کے سامنے صوبائی بجٹ برائے مالی سال 2003-04 پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ انشاءاللہ یہ بجٹ صوبہ کی خوشحالی و ترقی اور عوام کے مسائل کے حل اور ہمارے دینی اور ملی مقاصد کے حصول کی جانب ایک اہم قدم ثابت ہوگا۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں (شور)

Mr. Speaker: No order at all. No order at all. Please read Rule 39.

(شور)

Mr. Speaker: Please carry on.

سینیئر وزیر خزانہ: کہ بجٹ سازی کا عمل پورے سال پر محیط ہوتا ہے جبکہ صوبہ میں ایم ایم اے کی حکومت قائم ہوئے صرف چھ ماہ ہوئے ہیں۔ تاہم ہم نے وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد جناب محمد اکرم خان درانی صاحب کی قیادت میں کوشش کی ہے کہ نومنتخب حکومت اگلے مالی سال کی بجٹ سازی میں زیادہ سے زیادہ اپنا حصہ ڈال سکے۔ جناب سپیکر! صوبہ سرحد کے باشعور اور غیور عوام نے اکتوبر 2002 کے عام انتخابات میں

(شور اور نو نو کی آوازیں۔ یس مشرف یس اور گو ایم ایم اے گو کے نعرے)

Mr. Speaker: Order please, order, order, order.

سینیئر وزیر خزانہ: متحدہ مجلس عمل پر جس اعتماد کا اظہار کیا تھا، اس کا لازمی تقاضہ ہے کہ ہم صوبہ سرحد میں ایک بہترین اسلامی، فلاحی اور معاشی طور پر ترقی یافتہ معاشرے کے قیام کیلئے ان تھک جدوجہد کریں۔ ہم

نے گزشتہ عرصے میں اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ منتخب نمائندوں کے مشورے، تعاون اور اعتماد کے ساتھ اسلامی، فلاحی اور ترقی یافتہ معاشرے کے قیام کیلئے جدوجہد کریں، یہ محض اللہ تبارک تعالی کا فضل تھا کہ صوبہ سرحد کے عوام نے صوبہ سرحد میں اسلامی نظام

(شور)

کے نفاذ کی ہم پر جو ذمہ داری ڈالی تھی اسی کے پیش نظر ہم نے صوبائی اسمبلی کے ذریعے متفقہ طور پر اسلامی معاشرے کے قیام کیلئے شریعتہ بل منظور کروایا ہمیں امید اور توقع ہے کہ اس بل کے منظوری سے صوبہ میں ان شاءاللہ عوام اور انکے منتخب نمائندوں کے تعاون کے ذریعے ہم اپنے معاشرے سے ناانصافی پر مبنی تمام غیر اسلامی امور ختم کر دیں گے، جناب سپیکر صاحب! ہم نے صوبہ سرحد کی فلاح و بہبود اور ترقی کیلئے ایک تین سالہ خاکہ ترتیب دیا ہے جس میں ہم ان شاءاللہ ہر سال رنگ بھرتے رہیں گے۔ اسے آپ ایم ایم اے کی حکومت کا تین سالہ وژن بھی کہہ سکتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

ہم اس امر پر یکسو ہیں کہ بجٹ سازی کے کام میں عوام کے منتخب نمائندوں کی شرکت کو یقینی بنا کر زیادہ بہتر انداز میں کام کیا جا سکتا ہے۔ آئندہ سالوں کیلئے ہم بجٹ سازی کی مشاورت کے دورانیے میں دو ماہ کا اضافہ کریں گے۔ تاکہ نمائندوں اور ماہرین اقتصادیات سے زیادہ سے زیادہ مشاورت کا مواقع مل سکے۔ تاہم پہلے سال یعنی 2004-05 کیلئے بجٹ سازی کی ہر Activity کو سابقہ Routine سے تیس دن قبل مکمل کیا جائے گا انشاءاللہ، اگلے دو سالوں میں بجٹ سازی کی مدت میں مزید ایک ماہ کا اضافہ کیا جائیگا۔ جس سے مشاورت کیلئے زیادہ سے زیادہ وقت حاصل ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ بجٹ منظور ہونے کے بعد اس پر کما حقہ عمل درآمد ہمیشہ سے ایک مسئلہ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے کئی منصوبے تشنہ رہ جاتے ہیں یا فنڈ Lapse ہو جاتا ہے، اس لئے بجٹ سازی اور اس پر موثر عمل درآمد کیلئے وزیر خزانہ کی سربراہی میں ایک سپروائزری کمیٹی کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا جو عمل درآمد کی موثر اور بروقت انجام دہی کو یقینی بنائے گی، نیز ہم منصوبہ سازی اور Project مرتب کرنے کے عمل کو بھی اتنا شفاف اور مبنی بر حقیقت بنانا چاہتے ہیں کہ منصوبے صرف کاغذی نہ ہوں بلکہ ان کو متعین وقت میں پورا بھی کیا جا سکے

(شور)   حکومت اقتصادی احتساب (Economic Accountability) کا نظام بھی جاری کرے گی تاکہ سکیموں کی منظوری کے بعد ترقیاتی اخراجات کو صحیح طریقے سے استعمال کرتے ہوئے اہداف کو حاصل کیا جا سکے۔ اور جہاں اہداف حاصل نہ ہو رہے ہوں وہاں بروقت گرفت کی جا سکے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر صاحب! درست شماریات ترقیاتی منصوبہ بندی کا لازمی ضرورت ہے، اسلئے شماریات کو زیادہ قابل اعتماد بنانے کیلئے حکومت اگلے مالی سال میں Bureaue of Statistics کو زیادہ فعال بنائے گی۔ اس میں تجربہ کار اور ایماندار ماہرین کو آزادی اور شفاف انداز میں کام کا موقع ملے گا اور سب سے اہم چیز یہ ہے کہ اس ادارے میں خالص پروفیشنل انداز میں کام چلانے کا اہتمام کیا جائے گا تاکہ اسے سیاسی اور مبنی بر مصلحت دراندازیوں سے محفوظ کیا جا سکے تاکہ ہمارے منصوبے صحیح اعداد و شمار کی روشنی میں بنائے جا سکیں۔ اسکے علاوہ اقتصادی منصوبہ بندی کو درست اعداد و شمار کی روشنی مرتب کرنے کیلئے ہم اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ اگلے سال سے ہم صوبہ سرحد کا اقتصادی جائزہ Economic Survey بھی جاری کیا کریں تاکہ ہمیں ہر سال تکنیکی بنیادوں پر اقتصادی جائز لینے کیلئے منصوبہ بندی کی ایک مضبوط بنیاد مہیا ہو سکے۔۔۔۔

(شور)

ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے آئندہ تین سالوں میں بجٹ دو کی بجائے تین حصوں پر مشتمل ہوا کرے۔

(الف)   فلاحی بجٹ

(ب)   انتظامی بجٹ

(ج)   ترقیاتی بجٹ

اس وقت ہمارا ترقیاتی بجٹ کل بجٹ کا تقریباً 24 فیصد ہے جبکہ ہمارا پروگرام یہ ہے کہ آئندہ تین سالوں میں مجموعی طور پر ترقیاتی بجٹ کو 35 فیصد تک پہنچا دیا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ اگر حالات موزوں رہے اور ہمارے معاملات میں بے جا مداخلت نہ کی گئی تو صوبہ سرحد بہت جلد ترقی کی منازل طے کرے گا

(شور)

جناب سپیکر! ایم ایم اے کی حکومت کا یہ وژن ہے کہ آئندہ تین سال میں مندرجہ ذیل سیکٹرز میں مرحلہ وار طریقے سے صوبہ میں"

1۔ پن بجلی کے چھوٹے منصوبے بنائے جائیں،

2۔ معدنیات کی ترقی،

3۔ جنگلات کی دولت میں اضافہ اور ترقی،

4۔ سیاحت کے فروغ،

5۔ سمندر پار پاکستانیوں خصوصاً صوبہ سرحد کے باشندوں کے ارسال کردہ زرمبادلہ میں اضافہ اور ان کا ترقیاتی اور فلاحی مقاصد کیلئے استعمال،

6۔ پولٹری کے کاروبار کے فروغ،

7۔ لائیوسٹاک کی ترقی اور انشورنس،

8۔ فصلوں اور بے روزگاری کی انشورنس اور

9۔ پھلوں اور سبزیوں کی بہتر کاشت اور انکی Storage کا معقول انتظام اور برآمد کیلئے اقدامات کئے جائیں۔

اس میں سے چند اقدامات اس بجٹ میں شامل بھی کئے گئے ہیں جبکہ مزید اقدامات آئندہ سالوں میں کئے جائیں گے۔ سمندر پار پاکستانیوں خصوصاً صوبہ سرحد کے باشندوں کے زرمبادلہ کی تیز تر ترسیل کیلئے خلیج کے ممالک میں بینک آف خیبر کے ذریعے مناسب اقدامات کا جائزہ بھی لیا جا رہا ہے۔ اس سے نہ صرف صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے محنت کشوں کو ریلیف ملے گا بلکہ صوبہ میں زرمبادلہ بھی آئے گا۔

جناب سپیکر صاحب! تعلیم اور صحت کی ترقی کے بغیر کسی معاشرے کی ترقی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ایم ایم اے کی حکومت اس بارے میں یکسو ہے کہ تعلیم کے بغیر ترقی کا خواب ادھورا ہی رہے گا۔ ہماری کوشش ہوگی کہ صوبہ سرحد کا کوئی دور دراز گوشہ بھی ایسا نہ رہے جہاں علم کی شمع روشن نہ ہو۔

(تالیاں)

ترقیاتی بجٹ میں ہم نے تعلیم کیلئے 34 فیصد رقم کا اضافہ کیا ہے اور 9873 نئی آسامیاں پیدا کی جارہی ہیں سرکاری سکولوں کے طلبہ و طالبات کی فیس پہلے ہی معاف کی جاچکی ہے، اب پرائمری سکولوں کے طلبہ و طالبات کیلئے مفت کتب اور یونیفارم کی فراہمی کا بھی انتظام کیا جارہا ہے۔

(تالیاں)

اور آئندہ سالوں میں بھی انشاء اللہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اس اقدام سے سکولوں میں Drop out کا تناسب کم ہوگا۔ اور 16 لاکھ بچے جو کسی بھی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے سے محروم ہیں، ان میں بھی تعلیم کی خواہش پیدا ہوگی۔۔۔۔۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے ارکان نے ایوان سے واک اوٹ کیا)

اعلیٰ تعلیم کے شعبہ میں عرصہ دراز سے میڈیکل یونیورسٹی کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی، اس دیرینہ مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے ہم نے خیبر میڈیکل کالج پشاور کو میڈیکل یونیورسٹی کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے

(تالیاں)

جناب سپیکر صاحب! اسلام نے عورت کے حقوق اور اسکی عظمت پر جو زور دیا ہے، وہ کسی صاحب علم سے مخفی نہیں ہے۔ ایم ایم اے حکومت اس امر پر یقین رکھتی ہے کہ ترقی کے عمل میں خواتین کی شرکت اور اختیار کے بغیر ترقی کا عمل مکمل نہیں ہوسکتا اس لئے خواتین کی مناسب تعلیم ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

ایک بچی کی تعلیم، پورے خاندان کی تعلیم کے مترادف ہے۔ تعلیم، ثقافت اور روایات کا بڑا قریبی تعلق ہے، اس لئے یونیورسٹی کی سطح پر مخلوط نظام تعلیم کی وجہ سے بہت بڑی تعداد میں ہماری بہنیں اور بچیاں اعلیٰ تعلیم سے محروم رہ جاتی تھیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اپنے مذہبی اور ثقافتی ماحول میں تعلیم کا حصول ہی خواتین کے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کی ضمانت بن سکتا ہے۔ ہم نے اسی بنیاد پر فیصلہ کیا ہے کہ پشاور میں خواتین کیلئے علحیدہ یونیورسٹی قائم کی جائے گی۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جس میں وائس چانسلر سمیت تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہو گا۔ یہ یونیورسٹی فی الحال گورنمنٹ فرنٹیر کالج پشاور میں قائم کی جائے گی جسے بعد ازاں اپنے نئے کیمپس میں منتقل کر دیا جائیگا۔ کھیلوں میں خواتین کی بھرپور شرکت کو یقینی بنانے کیلئے علحیدہ خواتین سپورٹس ڈائریکٹریٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(تالیاں)

اسکے علاوہ صوبہ سرحد کے عوام، خصوصاً خواتین کا دیرینہ مطالبہ تھا کہ خواتین کیلئے الگ میڈیکل کالج قائم کیا جائے تاکہ طالبات یکسوئی کے ساتھ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔ متحدہ مجلس عمل کی حکومت نے اس مطالبہ کے پیش نظر گرلز میڈیکل کالج کے قیام کا بھی فیصلہ کیا ہے جس کیلئے جلد ہی محکمہ صحت اہم اقدامات کا اعلان کرے گی۔

(تالیاں)

اسی طرح خواتین کی بہبود کیلئے ہم نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ بنک آف خیبر کی مائیکروفنانس سکیم کے تحت جاری ہونے والے کل قرضوں کا کم از کم 25 فیصد خواتین کیلئے مخصوص کیا جائے گا۔

(تالیاں)

میں میڈیکل یونیورسٹی اور گرلز میڈیکل کالج کا ذکر کر چکا ہوں، اس کے علاوہ اگلے مالی سال میں نرسوں اور لیڈی ہیلتھ ورکرز کی مزید آسامیوں پر تعیناتی بھی ہمارے پروگرام کا حصہ ہے۔ ان اقدامات سے جہاں ایک طرف خواتین کیلئے روزگار کے مواقع میں اضافہ ہو گا، وہاں عوام کیلئے سہولیات میں بھی اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر صاحب ! صحت کا شعبہ بھی ہماری ضروریات اور ترجیحات میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ صوبے کے اندر ایک بھی فرد ایسا باقی نہ رہے جس کو صحت اور علاج معالجے کی مناسب سہولیات میسر نہ ہوں۔ صوبائی حکومت نے ایک ایسا فنڈ قائم کیا ہے جو شدید نوعیت کے پیچیدہ

امراض کے علاج معالجے کیلئے تعاون فراہم کرے گا اسے Health Endowment Fund کہا جائے گا۔ اس فنڈ سے وہ مریض فیض یاب ہو سکیں گے جن کو دل اور کینسر کے آپریشن، ڈائلاسز، نیورو سرجری، کالا یرقان اور بری طرح جھلسے ہوئے مریضوں کے علاج کیلئے رقوم کی ضرورت۔

(تالیاں)

حکومت نے اس مقصد کیلئے آغاز کار کیلئے پانچ سو ملین روپے کی رقم مختص کی ہے۔ اس فنڈ کے لئے ملک اور ملک کے باہر سے محب وطن اور اسلام دوست اہل خیر سے بھی تعاون کے امکانات کا جائزہ لیا جائے گا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر صاحب! متحدہ مجلس عمل کی صوبائی حکومت بے روزگاری کے مسئلہ سے بھی آگاہ ہے اور اپنی ذمہ داریوں سے آشنا بھی، اس لئے صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ بنک آف خیبر کم از کم 7-200 بیروزگار خواتین و حضرات کو اگلے مالی سال میں 25 ہزار روپے سے ایک لاکھ روپے تک کے قرضے فراہم کرے گا۔ جن سے وہ اپنے پاوں پر کھڑے ہونے کی پوزیشن میں آسکیں گے۔ 25 کروڑ روپے کی ایک خطیر رقم اس مقصد کیلئے مختص کر دی گئی ہے۔ خیبر بنک کو ہدایت کی گئی ہے کہ چھوٹے قرضوں میں خواتین کو کم از کم 25 فیصد حصہ دیا جائے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

صوبائی حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اگلے دو سالوں میں خواتین کو چھوٹے قرضوں کی فراہمی کا تناسب 40 فیصد تک کر دیا جائے گا۔ ہمارا ارادہ ہے کہ بنک آف خیبر کے ذریعے اگلے تین سالوں میں کم از کم ایک ارب روپے کی خطیر رقم چھوٹے قرضوں کی مد میں تقسیم کی جائیگی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! مجھے اس بات کا بھی اچھی طرح احساس ہے کہ انفراسٹرکچر کے بغیر ترقی کا خواب ادھورا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں بھی انفراسٹرکچر (Infrastructure) کو ترقی دینے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں سڑکوں کا جال بچھانے اور پھیلانے کی ضرورت ہے۔ سڑک نہیں ہوگی تو ہم زرعی اجناس کو کھیت سے منڈی تک کیسے پہنچائیں گے اور سیاحت کو کیسے فروغ دینگے؟ ہم نے اس سلسلے میں

بھی ترجیحی بنیاد پر توجہ دی ہے اور ضرورت کی بنیاد پر صوبے کے دور دراز علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر کیلئے مناسب فنڈز مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر! بجٹ تخمینہ جات برائے مالی سال 04-2003 مرتب کرتے وقت مندرجہ ذیل عوامل کو حکومت نے مد نظر رکھے۔

* فلاحی ذمہ داریوں کو نبھانا،
* غربت میں کمی
* بیروزگاری کو کم کرنا،
* ترقیاتی بجٹ کیلئے زیادہ وسائل فراہم کرنا،
* بہتر امن وامان کی صورت حال کو قائم رکھنا،
* عام آدمی کیلئے تعلیم اور صحت کی بہتر سہولتوں کو یقینی بنانا،
* صوبائی محاصل میں خاطر خواہ اضافہ کرنا،
* غیر ترقیاتی اخراجات کو بڑھنے سے روکنا،
* قرضوں پر مارک اپ کو کم کرنا، اور
* انصاف کے حصول کو آسان اور جلدی بنانا۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں ہماری یہ بھی کوشش ہے کہ امن وامان کی صورت حال کو مزید بہتر بنائیں اور تمام محکموں کی کارکردگی میں بھی بہتری لائی جائے تاکہ ہم اپنے کم وسائل استعمال کرکے زیادہ سے زیادہ مسائل حل کر سکیں۔ امن وامان کے حوالے سے 3 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جارہی ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ صوبہ سرحد کی آمدن کا 90 فیصد انحصار مرکزی حکومت پر ہے، صرف 10 فیصد وسائل صوبہ خود پیدا کرتا ہے۔ آئین پاکستان کی دفعہ 161(2) کے تحت بجلی کے خالص منافع پر اس صوبہ کا حق ہے جس میں پن بجلی گھر واقع ہو۔ اس حوالے سے بجلی کا خالص منافع قومی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ کا اہم نکتہ ہے۔ اسی طرح مرکزی وسائل کی Divisible Pool سے

تقسیم، خصوصی گرانٹ اور جی ایس ٹی (GST) پر صوبوں کا حصہ بھی قومی مالیاتی کمیشن میں شامل ہے۔ قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ آخری مرتبہ 1996 میں جاری ہوا تھا جو 98-1997 سے 2002-2001 تک کیلئے تھا اس کیلئے یہ ضروری تھا کہ قومی مالیاتی کمیشن کا اجلاس مقررہ وقت پر 2001 میں منعقد ہوتا، تاکہ اگلے پانچ سال کیلئے صوبوں کو ایوارڈ دے دیا جاتا مگر 2001 میں قومی مالیاتی کمیشن کی تشکیل اور اسکی کارروائی مکمل ہونے کے باوجود نئے ایوارڈ کا اعلان نہ کیا گیا حالانکہ اس میں طے ہو چکا تھا کہ قومی مالیاتی کمیشن میں صوبوں کا حصہ 37.5 فیصد سے بڑھا کر 40 فیصد اور خصوصی گرانٹ (Subvention) کی مد میں صوبہ سرحد کا اضافی حصہ تقریباً 2.7 بلین روپے ہوگا۔

جناب سپیکر! بجٹ برائے مالی سال 04-2003 سے قبل نئے قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا اجلاس منعقد کروانے اور صوبہ سرحد کا حصہ بڑھانے، نیز بجلی کے خالص منافع کی مد میں اضافہ اور واپڈا کے ذمہ بقایاجات کے حصول کیلئے وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد، جناب محمد اکرم خان درانی اور میں نے بحیثیت وزیر خزانہ اپنا فرض ادا کیا۔ صوبائی اسمبلی نے دو متفقہ قرار دادیں بھی منظور کیں اور وفاقی حکومت پر زور دیا کہ وہ قومی مالیاتی کمیشن کا اجلاس طلب کرے، غربت کی شرح کی بنیاد پر وفاقی محاصل میں صوبہ سرحد کا حصہ بڑھائے، بجلی کے خالص منافع کوا ے۔جی۔این قاضی فارمولے کے مطابق ادا کرے اور 298 بلین روپے کے بقایاجات ادا کرے۔ علاوہ ازیں صدر مملکت، وزیر آعظم اور وفاقی وزیر خزانہ کے الگ الگ دورہ پشاور کے مواقع پر ہم نے صوبائی حقوق کے حصول کے حوالے سے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہاں تک کہ میں نے اے۔جی۔این قاضی فارمولہ اور مشترکہ مفادات کی کونسل کے فیصلوں اور صدر مملکت کے ایک سابقہ حکم کے مطابق بجلی کے خالص منافع کی اصل رقم اور بقایاجات کے حوالے سے نہ صرف اخباری کالموں اور بیانات کے ذریعے بلکہ قومی اسمبلی اور سینٹ کے اندر صوبہ سرحد کے منتخب تمام اہم قومی رہنماوں کو خطوط بھی لکھے تاکہ وہ مرکزی حکومت پر صوبہ کے حق کی ادائیگی کیلئے اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں، یہاں تک کہ میں نے بلوچستان اور پنجاب کے وزراء خزانہ کے ساتھ مل کر بھی وفاقی وزیر خزانہ کو مطالبہ پیش کیا کہ وہ قومی مالیاتی کمیشن کا اجلاس جلد طلب کر کے صوبہ سرحد کو اسکا حق دلوائیں مگر اس صوبے کی آواز کو مرکز میں شنوائی حاصل نہ ہو سکی۔ چنانچہ اگلے مالی سال کے قومی بجٹ کا اعلان قومی مالیاتی کمیشن کے اجلاس کے

انعقاد کے بغیر کر دیا گیا جس سے صوبہ سرحد کو ایک مرتبہ پھر نئے قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ سے محروم کر دیا گیا۔ اس لئے آج میں اس بجٹ تقریر میں ایک بار پھر مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ مرکز اے۔جی۔این قاضی فارمولا کے مطابق صوبہ سرحد کو 1973 سے 2003 تک پن بجلی کے خالص منافع کی مد میں بقایاجات فوراً ادا کرے اور بجلی کے خالص منافع کی سالانہ رقم کو 6 بلین روپے سے بڑھا کر 15 بلین روپے کرے اور قومی اقتصادی کونسل کے فیصلہ کے مطابق یہ رقم ماہوار ادا کرے تاکہ یہ صوبہ اپنے پاوں پر خود کھڑا ہو سکے، اس کے اندر سڑکوں کا ایک جال بچھے، یہاں پر لوگوں کو صحت اور تعلیم کی سہولتیں میسر آئیں، یہاں ترقیاتی کام پروان چڑھ سکیں۔ اسی طرح میں یہ بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ قومی مالیاتی کمیشن صوبہ سرحد کیلئے غربت کی شرح میں سب سے زیادہ ہونے کی وجہ سے خصوصی گرانٹ میں اضافہ بھی وقت کا اہم تقاضا ہے۔ نیز قومی مالیاتی کمیشن میں صوبوں کا مجموعی حصہ 5-37 فیصد سے بڑھا کر 60 فیصد کیا جائے۔

(تالیاں)

کیونکہ صوبائی اسمبلی نے اس ضمن میں گزشتہ اجلاس میں ایک متفقہ قرارداد بھی منظور کی تھی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مرکزی حکومت سے زیادہ صوبائی حکومت کا عوام سے براہ راست رابطہ ہوتا ہے، اسلئے مالی وسائل اور اختیار بھی صوبوں کے پاس زیادہ ہونا چاہئیے۔

جناب سپیکر صاحب! میں ایک اور نکتہ کی جانب بھی آپکی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں جسکا تعلق صوبہ سرحد کے ذمہ مرکز کے قرضے ہیں۔ یہ بات سن کر بھی آپ کو حیرت ہو گی کہ مرکزی حکومت، صوبہ سے مارک اپ یعنی سود کی رقم جس شرح سے وصول کر رہی ہے، اس سے بہت کم شرح پر ہمیں یہ قرضے اوپن مارکیٹ سے مل سکتے ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ صوبہ سرحد کو مرکزی حکومت اجازت دے کہ ہم مرکزی حکومت کے قرضے ادا کرنے کیلئے اوپن مارکیٹ سے کم شرح پر قرضہ حاصل کر کے ان کو ادائیگی کریں تاکہ ہمیں بجٹ میں 2 بلین روپے کی بچت ہو سکے اور ہم یہ قرضہ صوبہ سرحد کی ترقیاتی سکیموں پر خرچ کر سکیں۔

(تالیاں)

صوبہ کی مالی مشکلات پر قابو پانے کیلئے گزشتہ حکومت نے 'پراونشل ریفارمز پروگرام' کے نام سے ایک پالیسی تشکیل دی جسکے تحت صوبے کے وسائل میں اضافہ، اخراجات میں کمی اور مالی نظم ونسق میں بہتری، تعلیم کے شعبے میں ترقی اور خاص طور پر پرائمری شعبے میں طلبہ کی تعلیم کو 70 فیصد سے 85 فیصد تک اور خصوصاً لڑکیوں کی تعلیم کو 54 فیصد سے 84 فیصد تک کرنا، سکولوں میں بچوں کے Drop out کا تناسب 45 فیصد سے کم کر کے 35 فیصد تک لانا اور اسی طرح لڑکیوں کے سکولوں میں تمام ضروری سہولتیں 100 فیصد مہیا کرنا، صحت کے شعبے میں دو سال سے کم عمر کے بچوں کو بیماریوں سے بچاو کے انجکشن جو موجوہ 54 فیصد ہے، اسکو 80 فیصد تک لے جانا، تپ دق یعنی ٹی بی کی بیماری پر 100 فیصد قابو پانا، پینے کے پانی کی سہولت 65 فیصد آبادی تک پہنچانا، سڑکوں کی حالت بہتر بنانا، وغیرہ شامل تھے۔ اس پروگرام کو صوبے میں موثر طریقے سے نافذ کرنے کیلئے مالی وسائل کی ضرورت تھی لیکن چونکہ صوبے کے وسائل میں کمی کی وجہ سے اس قسم کے پرورام کو عملی جامہ پہنانا نہایت مشکل تھا، اسلئے صوبائی حکومت نے ورلڈ بنک کے تعاون سے سٹرکچل ایڈ جسمنٹ کریڈٹ (SAC_1) کا معاہدہ کیا جسکے تحت صوبے کو 7-5 ارب روپے کی رقم جولائی 2002 میں موصول ہوئی۔ چنانچہ صوبائی حکومت اس قابل ہو گئی کہ اس نے مرکزی حکومت کے قرضوں کی ادائیگی کیلئے ورلڈ بنک کی رقم 7-3 ارب روپے کو استعمال کیا جبکہ بقایا 2 ارب روپے وقتی طور پر شیڈو (SHYDO) سے قرضہ حاصل کیا گیا۔ حکومت کے اس اقدام سے صوبے کو رواں مالی سال میں 842 ملین روپے مارک اپ کی مد میں بچت ہوئی جبکہ اگلے سالوں میں ایک بلین روپے سالانہ بچت کا انداہ ہے۔ ہماری حکومت نے ورلڈ بنک کے پروگرام پر غور کیا اور اسکو جاری رکھنے کی تائید کی چونکہ یہ پروگرام صوبے کے عوام کے مفاد میں تھا، اسلئے اسکو مزید آگے چلانے کے لئے صوبائی حکومت نے ورلڈ بنک کے ساتھ مزید گفت وشنید کی تاکہ اگلے سال SAC-11 کی رقم جو تقریباً 5-2 ارب روپے بنتی ہے، صوبے کو مل سکے، ورلڈ بنک کے ساتھ معاہدے کے تحت صوبائی حکومت نے تعلیم اور صحت کے شعبہ جات میں کچھ ضروری اقدامات کرنے تھے جس میں تعلیم وصحت کے اہداف کو حاصل کرنے کیلئے ضروری اخراجات کرنے تھے۔ ہماری حکومت نے پوری طرح کوشش کی کہ وہ تمام اہداف جو کہ ورلڈ بنک کے ساتھ متفقہ طور پر طے کئے گئے تھے، انکو پورا کیا جائے لیکن چونکہ یہ مالی سال اپنی نوعیت کا ایک منفرد سال

تھا، مرکزی وصوبائی حکومتوں کی سطح پر جمہوری حکومتوں کا قیام اور ضلعی حکومتوں کے نئے نظام سے مکمل طور پر واقفیت میں کمی کی وجہ سے متفق شدہ اہداف حاصل نہیں کیئے گئے جسکی وجہ سے SAC-11 کا قرضہ جولائی کی بجائے نومبر\دسمبر 2003 تک صوبے کو ملنے کی توقع ہے۔ ورلڈ بنک نے صوبائی حکومت کی کوششوں کی تعریف کی ہے اور مکمل یقین دہانی کرائی ہے کہ صوبائی حکومت کے بھرپور تعاون کی وجہ سے پروگرام میں کمی کو پورا کیا جائے گا۔ صوبے کے بہتر مالی نظم و نسق کی وجہ سے ہمیں امید ہے کہ صوبائی حکومت مشکل مالی حالات کے باوجود بھی اس قابل ہے کہ وہ SAC_11 کے قرضے نہ ملنے کے باوجود بھی غربت کے خاتمے کے پروگرام پر عمل جاری رکھ سکے گی۔ تاہم وفاقی حکومت بروقت قومی مالیاتی کمیشن کا اجلاس طلب کرے تاکہ صوبہ اپنا حصہ بروقت لے کر کسی بھی قسم کے ممکنہ مالی بحران سے بچ سکے اور غربت کے خاتمہ کا پروگرام بھی جاری رکھا جاسکے۔

جناب سپیکر! ہم نے ضلعی نظام کے بارے میں لوگوں کے شکوک و شبہات کو دور کیا ہے۔ ہم اس پروگرام کو قابل عمل سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس نظام کو مزید بہتر بنانے کی گنجائش بھی موجود ہے۔ ہم نے پرانے صوبائی مالیاتی کمیشن کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا اور آتے ہیں ضلعی ناظمین کے ساتھ ورکشاپ کا انعقاد کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ہم اس نظام کو چلانے کے حامی ہیں۔ صوبائی مالیاتی کمیش نے آئندہ مالی سال کیلئے اپنا ایوارڈ ضلعوں کو وسائل کی منتقلی کیلئے مکمل کیا ہے۔ یہ ایوارڈ ہر لحاظ سے بہتر ہے کیونکہ اس میں وسائل کی تقسیم کی بنیاد 50 فیدآبادی، 25 فیصد سماجی شعبے کی پسماندگی اور 25 فیصد بنیادی ڈھانچے کی کم یابی پر ہے۔ ایوارڈ کو ایک سال کا عرصہ دینے کا پس منظر قومی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ کا نہ ہونا تھا۔ جب تک صوبے کو اپنے وسائل کا آئندہ سالوں میں یقین نہ ہو تو صوبہ کیلئے ضلعوں کو وسائل کا فارمولہ یا حساب کتاب 3 سال کیلئے دینا مشکل ہو جاتا ہے بہر حال صوبائی مالیاتی کمیشن نے اگلے سال کیلئے تنخواہوں کے علاوہ بجٹ میں 10 فیصد کا اضافہ کر دیا ہے لیکن یہ اضافہ ان ضلعوں میں تقسیم کیا جائے گا جن میں ضرورت سے کم وسائل منتقل ہو رہے ہیں۔ ضلعی حکومتوں کو مزید وسائل پیدا کرنے کیلئے ترغیبات (Incentive) کے طور پر صوبائی حکومت نے Matching grant فراہم کر رکھی ہے جو اضلاع اضافی وسائل، نئے محصولات کے ذریعے اکٹھا کرینگے، ان کو اس میں حصہ فراہم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! نظر ثانی شدہ جاریہ بجٹ 2003-2002۔

اب میں آپ کے سامنے صوبے کے روان مالی سال کے نظر ثانی شدہ بجٹ 03-2002 کا تخمینہ پیش کرنا چاہونگا۔ موجودہ مالی سال 03-2002 میں صوبے کے کل وسائل کا اندازہ 767-46 ملین روپے لگایا گیا تھا۔ اس میں۔

مرکزی ٹیکسوں سے صوبے کا حصہ 560-21 ملین روپے تھی، اب نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں یہ رقم بڑھکر 901-21 ملین روپے ہو گئی ہے۔

- 2-5 فیصد اضافی جی ایس ٹی (GST) کی گرانٹ کی رقم بجٹ میں 008-1 ملین روپے تھے اب کم ہو کر 971 ملین روپے ہو گئی ہے۔

- خصوصی گرانٹ کی رقم 898-3 ملین روپے تھی، تھی، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

- پن بجلی کے خالص منافع کا اندازہ بجٹ میں 904-15 ملین روپے نیشنل فنانس کمیشن کے مروجہ اصولوں کی بنیاد پر کیا گیا تھا، نظر ثانی بجٹ میں 000-6 ملین روپے کیا جارہا ہے جبکہ بقایا رقم Arrear کی صورت میں وصول کی جائے گا۔

- گیس اور تیل پر رائلٹی 160 ملین آمدن کا اندازہ تھا لیکن کمرشل پیداوار شروع نہ ہونے کی وجہ سے اس مد میں وصولی نہیں ہوئی۔

- صوبائی محاصل 665-3 ملین روپے سے بڑھکر 682-3 ملین روپے ہو گئے ہیں۔

- جی ایس ٹی خدمات پر 413 ملین روپے سے کم ہو کر 366 ملین روپے ہو گئی ہے۔

ان اعداد و شمار کی بنیاد پر کل نظر ثانی شدہ محاصل 039-37 ملین روپے بنتے ہیں جو کہ بجٹ کے مقابلے میں 728-9 ملین روپے کم ہیں۔ اس کمی کی بڑی وجہ بجلی کے خالص منافع میں واپڈا کی طرف سے ادائیگی کی ایک منجمد رقم 000-6 ملین روپے ہیں۔

وسائل کے برعکس اخراجات جاریہ کا اندازہ 564-48 ملین روپے لگایا گیا تھا جو کہ اب کم ہو کر 36-172 ملین روپے ہو گیا ہے۔ ان حسابات کی روشنی میں جو بجٹ صوبائی حکومت نے پیش کیا تھا، وہ

1797 ملین روپے خسارے کا بجٹ تھا جبکہ نظرثانی شدہ بجٹ 867 ملین روپے کا فاضل بجٹ ہے۔ یہ ایک خوش آئند آغاز ہے۔

(تالیاں)

ہم کفایت شعاری اور بہتر مالی نظم و نسق کو اپنا شعار بنائینگے۔

سماجی شعبہ ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ ہم نے اس بات کو یقینی بنانے کیلئے کہ اگر سکولوں کی عمارتیں مکمل ہیں اور اساتذہ کی ضرورت ہے تو ضروری سٹاف مہیا کیا جائے۔ اس طرح 198 پرائمری سکولوں کیلئے 998 آسامیاں جبکہ ہائی وہائر سکولز اور کالج کیلئے 103 اساتذہ اور دوسرے عملے کی آسامیوں کی منظوری دی ہے جبکہ تعلیم کے شعبے میں 1-048 خواتین پی ٹی سی اور 216 خواتین سی ٹی بھرتی کی گئیں۔

جناب! موجودہ مالی سال میں صحت کے شعبے میں 383 ڈاکٹر بھرتی کئے جا چکے ہیں جبکہ 400 ڈاکٹر مزید بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ اس شعبے میں مزید 255 نرسیں اور 1-800 لیڈی ہیلتھ ورکرز بھرتی کی گئیں۔ نئے قائم شدہ سیدو وگومل میڈیکل کالجوں کیلئے ضروری 124 درسی آسامیاں بھی منظور کی گئی ہیں۔ اس طرح ان دو شعبوں میں کل تقریباً 3,800 خواتین کیلئے روزگار کے مواقع فراہم کئے گئے۔ نئی یونیورسٹیوں کے ساتھ مکمل طور پر مالی تعاون کیا گیا تاکہ یہ ادارے نئی نسل کو اعلیٰ تعلیم سے مالا مال کر سکے۔ اسی طرح 105 ملین روپے نئی قائم شدہ کوہاٹ، ملاکنڈ اور ہزارہ یونیورسٹیوں کو دیئے گئے۔

یہاں پر میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ضلعوں کو تنخواہ کے علاوہ جو رقم 1-097 ملین روپے کی منتقلی تھی، اسکو صوبائی مالیاتی کمیشن کے فیصلہ کے مطابق برقرار رکھا گیا ہے باوجود اسکے کہ سال کے دوران صوبے کو واپڈا سے پن بجلی کے خالص منافع کی ادائیگی متوازن انداز میں نہیں تھی۔ مزید ضلعوں کا Octroi & Zilla ٹیکس اور ضلعی ترقیاتی پروگرام کی مختص شدہ رقوم کو مکمل طور پر ضلعوں کو منتقل کیا گیا۔ موجودہ سال کی خوش آئند بات یہ ہے کہ مرکزی حکومت کے 7-5 بلین روپے کے مہنگے قرضے کی واپسی کی وجہ سے صوبائی حکومت کو مالی سہارا ملا ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! صوبائی محاصل کے ضمن میں ذکر ضروری ہے کہ کچھ وجوہات کی بنیاد پر صوبائی ٹیکسوں میں وصولی اس مناسبت سے نہیں رہی جسکا صوبائی حکومت نے ہدف مقرر کیا تھا۔ ہمیں صوبے کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کیلئے صوبائی ٹیکسوں کی وصولی میں صوبائی اسمبلی کے ممبران اور عوام کے مکمل تعاون کی ضرورت ہوگی۔ جب تک ہم اپنے محاصل کو پوری طرح سے وصول نہیں کر پائینگے، اسوقت تک ہمیں ترقی کیلئے رقم مہیا کرنا دشوار ہوگا۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کے سامنے مالی سال 04-2003 کا بجٹ پیش کرنے کی اجازت چاہونگا اس بجٹ میں ہم نے اپنی ترجیحات صوبے میں حقیقی اسلامی فلاحی معاشرے کے قیام، عوام کی بھلائی، بہتر تعلیمی سہولیات، صحت کی سہولتوں میں اضافے اور خواتین کی ترقی پر رکھی ہیں۔ عام آدمی کی تعلیم و صحت کی سہولتوں تک رسائی، صاف پانی کو عوام تک پہنچانا، سڑکوں کی تعمیر و ترقی، نادار اور غریب طلبہ کیلئے مفت تعلیم کا نظام ہمارے پروگرام میں شامل ہے۔ بجٹ پیش کرتے ہوئے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ بجٹ پچھلے سال کی طرح خسارے کا نہیں بلکہ ایک متوازن اور فاضل بجٹ ہے۔

(تالیاں)

جس میں غیر ضروری اخراجات پر کنٹرول کرنے کیلئے مناسب اقدامات کئے گئے ہیں۔ ہم انشاء اللہ صوبے کے وسائل کو عوام کے مفاد اور صوبے کی ترقی کیلئے خرچ کرینگے۔ مالی سال 04-2003 کیلئے کل وسائل کا اندازہ 51.459,756 ملین روپے ہے جس میں محاصل کی تفصیل یہ ہے۔

1	مرکزی ٹیکسوں میں صوبے کا حصہ	24,374.490 ملین روپے
-2	2.5 فیصد اضافی GST (گرانٹ)	1,095.571 ملین روپے
3	خصوصی گرانٹ	3,898.002 ملین روپے
4	پن بجلی کا خلص منافع	17,653.000 ملین روپے
5	رائلٹی گیس/تیل	280.296 ملین روپے
6	صوبائی محاصل	3,752.089 ملین روپے
7	GST خدمات پر	406.308 ملین روپے

اسطرح کل وسائل 51,459.756 ملین روپے

پن بجلی کا خالص منافع 17653 ملین روپے لگایا گیا ہے، یہ رقم بظاہر زیادہ لگتی ہے لیکن حقیقت میں اسکو اگر فارمولے کی بنیاد پر نکالا جائے تو اور بھی زیادہ ہو گی ہم نے اس میں نیشنل فنانس کمیشن کی شرح کے مطابق اضافہ کیا ہے بہر حال خرچ کو اصل وصولی کے مطابق رکھا جائے گا۔ صوبائی محاصل میں اضافہ ٹیکسوں کے بہتر نظام سے کیا جائیگا اور جو ہدف اس مالی سال کیلئے مقرر کیا گیا ہے، حقیقی وصولیاں انشاءاللہ اس سے زیادہ ہو نگی۔

جناب! صوبہ سرحد اس ملک کا ایک پس ماندہ صوبہ ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ صوبہ سالانہ بجٹ کیلئے صرف دس فیصد اپنے وسائل سے حاصل کرتا ہے، بقیہ 90 فیصد کیلئے اسے وفاقی محصولات پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ اس انحصار کو کم کرنے ایک ہی طریقہ ہو سکتا ہے کہ صوبہ اپنے محصولات کو بڑھائے۔ صوبائی حکومت کی اس ضمن میں یہ کوشش ہے کہ آئندہ مالی سال میں صوبائی ٹیکس محاصل کے نظام کو موثر انداز میں بڑھایا جائے گا اور موجودہ ریکوری میں 15 فیصد تک جبکہ User charges میں 25 فیصد اضافہ تک کیا جائے گا۔ اسکے ساتھ ساتھ اخراجات جاریہ کو بھی کنٹرول کیا جائے گا تاکہ اس مد میں کی گئی بچت کو ترقیاتی بجٹ کی طرف منتقل کیا جا سکے۔ ٹیکسوں کے نظام، صوبے کی ہیئت اور تعلیم وصحت کے شعبوں میں بہتری کیلئے مکمل جائزے اور سروے کروائے جا رہے ہیں، جن کی رپورٹ آنے پر ضروری اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! مالی سال 04-2003 ان اخراجات جاریہ کا تخمینہ 47,114.692 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ کل صوبائی بجٹ کا 48 فیصد ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوتا ہے جو کہ تقریباً 17,336 ملین روپے بنتا ہے جس میں ضلعوں کے ملازمین کی تنخواہ کا خرچ 13,047 ملین روپے اور صوبائی ملازمین کا 4,289 ملین روپے ہے۔ صوبائی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ کے مطابق ضلعوں کو تنخواہ کے علاوہ بجٹ (Non salary budget) میں 1,199 ملین روپے دیئے جا رہے ہیں

فلاحی شعبے کیلئے آئندہ مالی سال میں 22,582.670 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جو کل جاریہ بجٹ کا 60 فیصد ہے۔ فلاحی شعبے میں تعلیم کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ تعلیم کیلئے رواں مالی سال کیلئے نظر ثانی شدہ بجٹ

10,368.314 ملین روپے ہے جبکہ آئندہ مالی سال کیلئے نو فیصد اضافے کے ساتھ اس مد میں 11,274.170 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ اس بجٹ میں سے 61 فیصد پرائمری و مڈل تعلیم پر خرچ کیا جائے گا۔

آئندہ مالی سال 04-2003 کے بجٹ میں تکمیل شدہ نئے پرائمری سکول اور گرلز کمیونٹی ماڈل کیلئے ضروری اساتذہ مہیا کئے جائینگے۔ اسکے ساتھ ہی 190 پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ، دو سکولوں کو مڈل سے ہائی کا درجہ، 13 ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری کا درجہ جبکہ لاچی میں ایک ڈگری کالج کا قیام انشاءاللہ عمل میں لایا جارہا ہے۔

(تالیاں)

صحت کے شعبے کیلئے رواں مالی سال کے نظرثانی شدہ تخمینہ 2,529.108 ملین روپے کے مقابلے میں آئندہ مالی سال کیلئے 4.6 فیصد زائد رقم مختص کی گئی ہے جو 2,645.003 ملین روپے بنتے ہیں۔

جناب سپیکر صاحب! متحدہ مجلس عمل کی صوبائی حکومت کا یہ عزم ہے کہ ہم سادگی اور کفایت شعاری کو اپنی حکومت کی پہچان بنائینگے۔ گزشتہ چھ ماہ میں ہماری حکومت کے وزراء کے اخراجات کو اور رہن سہن کو ساری دنیا نے دیکھا ہے اور اب یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ ہم نے سادگی اور کفایت شعاری کو اس حکومت کا Symbol بنادیا ہے اور اس بات کے ملکی اور غیر ملکی ادارے بھی معترف ہیں۔

(تالیاں)

سادگی اور کفایت شعاری کے لئے اگلے مالی سال میں ہم نے جو مزید اقدامات کئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

(ا) وزیراعلیٰ اور وزیر خزانہ کی ماہانہ تنخواہ میں دو ہزار روپے کی کمی کردی جائے گی۔

(تالیاں)

(ب) تمام وزراء کی ماہانہ تنخواہ میں ایک ہزار روپے کی کمی کردی جائے گی۔

(تالیاں)

(ج)	صوبائی حومت کے زیر اہتمام تمام سیمینار اور کانفرنسیں ہوٹلوں میں منعقد نہیں کی جائینگی بلکہ یہ پروگرامات پاکستان اکیڈیمی برائے دیہی ترقی پشاور اور دوسری سرکاری عمارتوں میں ہونگے۔اس اقدام سے حکومت کو اس مد میں اخراجات کم کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

(تالیاں)

(د)	اگلے مالی سال میں سرکاری گاڑیوں کے غیر ضروری استعمال اور سرکاری اخراجات پر بین الاقوامی دوروں پر بھی حکومت مناسب نگرانی بھی کرے گی۔

(ہ)	2003-05 سے بجٹ سازی کے دوران حکومت کے تمام اداروں کے اخراجات میں نمایاں کمی کی جائے گی۔اس سلسلے میں جو الجھنیں ہیں، ان کو افہام و تفہیم کے ذریعے دور کیا جائے گا۔اسکیلئے وزیر خزانہ کی سربراہی میں ایک بااختیار کمیشن تشکیل دیا جائے گا جو ان تمام اداروں میں کفایت شعاری کی روش کو فروغ دینے کیلئے اقدامات تجویز کرے گا جنہیں آئندہ بجٹ سازی میں ملحوظ رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ صوبہ سرحد سماجی اور معاشی لحاظ سے مقابلتاً کم ترقی یافتہ صوبہ ہے غربت کی شرح 43 فیصد سے زائد ہے، افغان مہاجرین کا دباو، محدود سماجی سہولیات، نجی شعبہ میں کم سرمایہ کاری، محددود وسائل اور بیرونی قرضہ جات کا بوجھ ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں نمایاں ہیں۔اس حقیقت کے باوجود کہ صوبہ سرحد کی معیشت کا انحصار زراعت پر ہے، صوبے کے صرف دس فیصد قابل کاشت رقبہ کو پانی میسر ہے۔ان تمام مشکلات کے باوجود خداوند تعالیٰ نے صوبہ سرحد کو بہت قدرتی وسائل سے نوازا ہے جیسا کہ پن بجلی، سیاحت، کان کنی، قیمتی پتھر، زرخیز زمین، جنگلات اور افغانستان اور وسطی ایشیاء کے ممالک کے ساتھ قربت۔ہماری مخلصانہ کوششوں کی وجہ سے اور حکومت نے جو اصلاحاتی پروگرام بنائے ہیں، مجھے قوی امید ہے کہ صوبہ سرحد بہت جلد معاشی اور معاشرتی ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2002-03 کا کل ابتدائی حجم 13,673.261 ملین روپے تھا جبکہ نظرثانی شدہ تخمینہ 11,569.051 ملین روپے ہے۔سالانہ ترقیاتی پروگرام کا زیادہ تر زور بہتر اور فعال اداروں کا قیام، غربت میں کمی، بنیادی معاشرتی ضروریات کو پورا کرنا،

نجی سرمایہ کاری کا فروغ اور اصلاحات کے پروگرام کو جاری رکھنا ہوتا ہے تاکہ انسانی صحت، صلاحیت اور ہنر مند افرادی قوت میں اضافہ ہو۔

جناب سپیکر! تعلیم حکومت کی اولین ترجیح رہی ہے جس کا بنیادی مقصد پرائمری تعلیم کو فروغ دینا اور شہروں اور دیہاتوں کی سطح پر سہولیات میں اضافہ کرنا ہے۔ تعلیم کے شعبے کو سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 1,245 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ رواں مالی سال کے دوران تعلیم کے شعبے میں درجہ ذیل نمایاں اہداف حاصل کئے گئے۔

1 پرائمری سکولوں میں 718 اضافی کمروں کی تعمیر کی گئی،

2 پچاس کالجوں کی حالت کو بہتر بنایا گیا،

3 دو کالجوں کی تعمیر کی گئی۔

جناب سپیکر! صحت کے شعبے میں نمایاں اصلاحات لائی گئیں تاکہ سہولیات کے ڈھانچے کو بہتر بنایا جاسکے۔ بنیادی و حفاظتی صحت کے اقدامات کو خصوصی توجہ کا مرکز بنایا گیا۔ صوبے میں موذی امراض کے علاج کیلئے ایک فنڈ کا قیام عمل میں لایا گیا جس سے مستحق مریضوں کا بہتر علاج ہو گا۔ اس دوران صحت کے شعبے میں۔

1700۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعیناتی،

171۔ نرسوں کی بھرتی کی گئی اور

۔ پندرہ اضلاع میں ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کا درجہ بڑھایا گیا۔

جناب سپیکر صاحب! اب میں آپکی اجازت سے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2003-04 پیش کروں گا۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 2003-04 پانچ بڑے مقاصد کے تحت بنایا گیا ہے،

1۔ تعلیم اور صحت کے شعبوں میں بہتری تاکہ انسانی استعداد اور کارکردگی میں اضافہ ہو سکے۔

2۔ آبپاشی کے نظام میں بہتری اور نئے ڈیموں کی تعمیر کے ذریعے سے پانی کی فراہمی کو بہتر بنانا۔

3۔ انفراسٹرکچر کو بہتر بنانا،

4۔ آمدنی کے ذرائع بڑھانے والے شعبوں کی کارکردگی میں اضافہ کرنا اور

5۔ نجی سرمایہ کاری کو بڑھانا۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 04-2003 کا کل حجم 14,696.006 ملین روپے پر محیط ہے جو کہ رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام سے سات فیصد زیادہ ہے۔ ملکی وسائل اور بیرونی امداد کا حصہ بالترتیب 9,305.356 ملین اور 5,390.650 ملین روپے ہے جس میں سے 4,549.215 ملین روپے نئی ترقیاتی منصوبہ جات کیلئے مختص کئے گئے۔ جاری منصوبہ جات کیلئے 4,833.757 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ سماجی شعبے یعنی تعلیم، صحت، فراہمی آب اور نکاسی آب کے منصوبوں کے لئے 3,716.424 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے کل حجم کا پچیس فیصد ہے۔ مختلف چیدہ شعبوں کیلئے مختص شدہ رقم کو درج ذیل تناسب سے تقسیم کی گئی ہے۔

تعلیم 24 فیصد

شاہرات 8.6 فیصد

صحت 7.4 فیصد

جناب سپیکر! حکومت رواں مالی سال کی طرح اس سال بھی تمام ممبران صوبائی اسمبلی کے تجویز کردہ تعمیر سرحد پروگرام کیلئے فنڈ فراہم کرے گی۔ انشاءاللہ عوام کی نمائندگی و شرکت کو یقینی بنانے کیلئے ممبران صوبائی اسمبلی کو متعلقہ حلقوں میں ترقیاتی منصوبوں کی تیاری و منظوری میں شریک کیا جائے گا۔ اس پروگرام کے لئے کل 1215 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ تاہم 30 جون 2003 تک خرچ نہ ہو سکنے والی رقوم مالی سال 04-2003 میں دوبارہ مہیا کر دی جائیں گی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! تعلیم انسانی وسائل میں سرمایہ کاری کا دوسرا نام ہے۔ تعلیم کا شعبہ صوبائی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ تعلیم کے شعبے کیلئے کل 2,743.823 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ پچھلے سال کی بہ نسبت 34 فیصد زیادہ ہے۔ اس شعبہ میں وسیع پیمانے پر سرمایہ کاری سے پرائمری اور سیکنڈری خصوصاً لڑکیوں کے سکولوں میں بنیادی سہولیات میں بہتری ہو گی اور پرائمری اور سیکنڈری سکولوں میں طلباء و طالبات کی تعداد میں بالترتیب 14 فی صد اور 10.5 فی صد اضافہ ہو گا۔ جبکہ طلباء کی

Drop out کی شرح میں دس فی صد کمی متوقع ہے۔ تعلیم کے شعبے میں اگلے مالی سال کیلئے مندرجہ ذیل بڑے اہداف مقرر کئے گئے ہیں۔

1۔ خواتین یونیورسٹی اور خواتین میڈیکل کالج کا قیام،

2۔ خیبر میڈیکل یونیورسٹی کا قیام،

3۔ چودہ کالجز کا قیام،

4۔ طلباء وطالبات کیلئے پانچ ہاسٹل کی تعمیر،

5۔ 2008 پرائمری سکولوں کو مڈل سکولوں کے درجہ میں تبدیل کرنا

6۔ 200 مڈل سکولوں کو ہائی سکولوں کے درجہ میں تبدیل کرنا،

7۔ 200 ہائی سکولوں کو ہائیر سیکنڈری سکولوں کے درجہ میں تبدیل کرنا اور

8۔ 47 نئے پرائمری سکول بنانا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صوبے میں صحت کے شعبے میں سہولتوں کے فقدان کی وجہ سے حکومتی اخراجات روز بروز بڑھ رہے ہیں اور انسانی کارکردگی بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ اس لئے صحت کے شعبے کو اولین ترجیحات والے شعبوں میں شامل کیا گیا ہے۔ صحت کے شعبے کیلئے 1,058.373 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ موجودہ مالی سال سے 32 فیصد زیادہ ہیں۔ حکومت آبادی کے تمام طبقات کو مناسب سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ بیماریوں کی روک تھام اور بہترین خدمات کی فراہمی پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ صحت کے شعبے میں اگلے مالی سال میں ملیریا، ای۔پی۔آئی، عورتوں کی صحت، ٹی بی کنٹرول اور ایڈز کنٹرول جیسے پروگراموں کو جاری رکھا جائیگا۔ سماجی تنظیموں اور این جی اوز کی موثر شراکت اور حکومت و نجی شعبے کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔ اگلے مالی سال کیلئے مندرجہ ذیل بڑے بڑے اہداف مقرر کئے گئے ہیں۔

1۔ 8 ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں صحت کی سہولیات کو بڑھانا،

2۔ 65 موجودہ صحت کے اداروں کو بہتر بنانا،

3۔ 7 اضلاع میں Safe motherhood کی ترویج کرنا اور

4۔ ضلعی ایگزیکٹیو ہیلتھ آفیسر کے دفاتر کو مزید مستحکم کرنا۔

جناب سپیکر! سماجی بہبود کے شعبے میں زیادہ توجہ معذور بچوں اور نشہ باز افراد کی بحالی، ہنر کی منتقلی، معذور افراد اور عورتوں کو فنی تربیت اور اقلیت کی بہبود پر دی گئی ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2003-04 کے تحت اس شعبے کیلئے کل 57.100 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ این جی اوز کی بھی حوصلہ افزائی کی جائیگی تاکہ وہ ناداروں اور معذوروں کی مدد کرے۔ اگلے مالی سال کیلئے مندرجہ ذیل بڑے اہداف مقرر کئے گئے ہیں۔

1۔ ایبٹ آباد اور کوہاٹ جیلوں میں رفاہی مرکزوں کا قیام،

2۔ پشاور میں ویمن کرائس سنٹر یا (میرا گھر) کا قیام،

3۔ بنوں اور ڈی آئی خان کے اضلاع میں سماجی مرکزوں کا قیام،

4۔ سوات اور مردان میں دارالامان کا قیام۔

جناب سپیکر! نشے کے عادی افراد بھی معاشرے کا حصہ ہیں، ان کو نشے کی لعنت سے چھٹکارا دلوانے کیلئے حکومت نے پشاور میں ایک Drug Addict Rehabilitation بنایا ہے جس کیلئے حکومت نے ابتدائی طور پر پچاس لاکھ روپے کی گرانٹ مختص کی ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! اس بجٹ میں حکومت نے شاہراہوں کی خستہ حالی کو مدنظر رکھتے ہوئے موجود سڑکوں پر خصوصی توجہ دی ہے۔ اس شعبہ کیلئے مبلغ 909.860 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ بعض منصوبوں کیلئے جاپانی امداد بھی دستیاب ہے۔ منصوبے کا پہلا مرحلہ نومبر 2003 میں مکمل ہونے والا ہے جس کے تحت صوبہ سرحد کے پندرہ اضلاع میں 180 کلومیٹر طویل دیہی سڑکوں کی تعمیر مکمل ہو جائیگی۔ منصوبہ کے دوسرے مرحلے کو سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 2003-04 میں شامل کیا گیا ہے جس کے تحت صوبہ میں کئی موجودہ سڑکوں کی کشادگی اور بہتری کی جائیگی۔ یہ توقع کی جاتی ہے کہ ان کاوشوں کی وجہ سے گاڑیوں کے اخراجات میں خاطر خواہ کمی ہوگی۔

جناب! وفاقی حکومت کے تحت صوبہ سرحد میں شاہراہوں کے بڑے منصوبے جن میں لواری ٹنل، اسلام آباد پشاور موٹروے، کوہاٹ/کوتل سرنگ، انڈس ہائی وے کا گمبیلا۔ڈی آئی خان سیکشن، بنوں میر انشاہ غلام خان روڈ، مانسہرہ/ناران جل کھٹ روڈ، چیلاٹ/نوشہرہ روڈ، ایبٹ آباد/بھاڑیاں نتھیاگلی روڈ، ٹل/پاڑہ چنار روڈاور تیری مینگل روڈ جیسے اہم منصوبہ جات 62,869ے کی لاگت سے زیر تعمیر ہیں۔ان منصوبوں کی تکمیل کے بعد صوبہ سرحد کے عوام کو بہتر سہولیات میسر ہوسکیں گی۔دریں اثناء پشاور/طورخم روڈاور پشاور بائی پاس جیسے اہم نئے منصوبے2,029روپے کی لاگت سے انشاءاللہ شروع کئے جارہے ہیں، ان منصوبہ جات کی بدولت صوبہ سرحد درحقیقت افغانستان اور وسطی ایشیاء کی ریاستوں کیلئے گیٹ وے ثابت ہوگا جس کے باعث نہ تجارت کی نئی راہیں کھلیں گی بلکہ ان ریاستوں کے ساتھ ہمارے قدیم مذہبی، سماجی، ثقافتی اور اقتصادی رشتوں کی بھی تجدید ہوگی جو صوبہ سرحد کی معاشی ترقی کیلئے سنگ میل ثابت ہو گی۔

جناب سپیکر! اکتوبر2002انتخابات کے بعد اس امر کی شدت سے ضرورت محسوس ہورہی تھی کہ صوبائی اسمبلی کی عمارت میں تنگی داماں کا سامنا ہے لہذا حکومت نے صوبائی اسمبلی کی عمارت کی توسیع کا اہم منصوبہ تیار کیا ہے جس کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 04-2003 تعمیرات کیلئے مختص رقم 212.778وپے مختص کئے گئے ہیں۔علاوہ ازیں صوبائی اسمبلی میں ایک مسجد بھی تعمیر کی جارہی ہے تاکہ ممبران اسمبلی کو نماز کی سہولت میسر ہو جس کیلئے ساڑھے تین لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! پشاور صوبہ سرحد کا دل ہے، اسکی ترقی، صوبہ کی ترقی کی علامت ہے لہذا سالانہ ترقیاتی پروگرام میں تین جاری اور دو نئے منصوبوں کے لئے 75ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جنکے تحت نئے مالی سال میں جاری منصوبوں کی مد میں حیات ایونیو سے تہکال تک اور ورسک روڈ سے جی ٹی روڈ تک بارہ کلومیٹر سڑک کی تعمیر کی جائے گی جبکہ سورے پل کا فیز نمبر دو تعمیر کیا جائیگا۔نئے منصوبوں میں باڑہ روڈ سے چارسدہ روڈ تک رنگ روڈ پر لائٹس لگائی جائیں گی اور پشاور کے ٹاون 1,2,3 اور4 سڑکوں کی تعمیر و ترقی کی جائے گی۔انشاءاللہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! آبپاشی سیکٹر کیلئے2.049.279 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔اس شعبہ میں شامل منصوبوں کے ذریعے موجودہ آبپاشی کے نظام کو بہتر بنایا جائیگا۔1,806.971 روپے کی بیرونی امداد بھی دستیاب ہے۔اگلے سال کیلئے درجہ ذیل اہم اہداف رکھے گئے ہیں۔

1 6400ایکڑ رقبے کو زیر کاشت لانا،

2 دولاکھ ایکڑ کو پانی کے نظام میں بہتری لانااور

3 نئے ٹیوب ویلوں کا قیام عمل میں لانا ہے۔

علاوہ ازیں وفاقی حکومت کے تعاون سے تعمیر ہونے والے گومل زام ڈیم، کرم، تنگی ڈیم اور چشمہ رائٹ بینک کینال جیسے منصوبہ جات صوبہ سرحد کی زرعی ترقی میں اہم کردار کے حامل ہونگے۔

جناب سپیکر! صوبہ کی معیشت کو مستحکم بنانے کیلئے زراعت کا شعبہ ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔اس شعبے کیلئے کل718.721 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں 635.521 ملین روپے کی بیرونی امداد بھی شامل ہے۔اہم اہداف میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔

۱۔ پچیس فارم سروسز سنٹرز کو مستحکم کرنا،

2- پانی کے500نالوں کو بنانا،

3۔ حیوانات کے چار ہسپتالوں کا قیام،اور

4۔ 600 زراعتی طلباء کو وظائف دینا۔

جناب سپیکر! صوبہ سرحد میں وسیع جنگلات کی حفاظت اور ترقی کیلئے اگلے مالی سال میں689.604 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں 579.204 ملین روپے کی بیرونی امداد بھی شامل ہے۔اگلے مالی سال میں ہمارے اہم اہداف میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں:

1۔ 250ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کرنا ہے جبکہ

2۔ جنگلی حیاتیات اور ماہی گیری کی ترویج کیلئے بھرپور اقدامات کرنے ہیں۔

جناب سپیکر! ماحولیات کے شعبہ میں گیارہ منصوبوں کو چلانے کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں22 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ صوبہ سرحد کی پائیدار ترقی کی حکمت عملی Sarhad Provincial Conservation Strategyآئندہ بھی پالیسی سطح پر صوبائی حکومت کاایک جامع عملی منصوبہ رہے گا۔زمین کے برے طریقے سے استعمال، ماحولیات اور قدرتی ذرائع پر بہت برااثر ڈال رہے ہیں۔زمین کے اچھے طریقے سے استعمال کوایک قانونی شکل دی جائیگی، سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اس سلسلے میں لینڈیوز پلاننگLand use planning))کے نام سے ایک منصوبہ کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! صوبہ سرحد کے صحت افزاء مقامات ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کیلئے جاذبیت رکھتے ہیں مگر سیاحت کے فروغ میں اہم اقدامات اس شعبہ کی ترقی کے ساتھ صوبہ کو مالی وسائل فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ حکومت نے سیر و سیاحت کے فروغ کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں پچاس ملین روپے مختص کئے ہیں۔اس سیکٹر میں دس جاری شدہ اور بارہ نئے منصوبے شامل کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! سیاحت کے فروغ کیلئے علاقائی ترقی بہت ضروری ہے، اسلئے حکومت نے اس شعبہ کیلئے2049.994 ملین روپے تجویز کئے ہیں۔اس شعبہ کے اہم منصوبوں میں بارانی علاقہ جات ترقیاتی منصوبہ، ملاکنڈ دیہی ترقیاتی منصوبہ، علاقہ دیر کا ترقیاتی منصوبہ اور صوبہ سرحد کا شہری ترقیاتی منصوبہ جات شامل ہیں۔ان منصوبوں سے علاقائی آمدنی، ذرائع آمدورفت، روزگار کے مواقع بڑھیں گے جبکہ دوسری طرف غربت میں کمی واقع ہوگی۔ان منصوبوں کے ذریعے درج ذیل اہداف حاصل کیے جائیں گے

1۔ ملاکنڈ دیہی ترقیاتی منصوبہ کے تحت تیس کلومیٹر صوبائی شاہراہ کی تعمیر، بیس کلومیٹر دیہی رسائی شاہراہوں کی تعمیر،68 کلومیٹر کچی سڑکیں کی تعمیر اور سوپینے کے پانی کے منصوبے مکمل کئے جائیں گے،

2۔ بارانی علاقہ جات ترقیاتی منصوبے کے تحت سو کلومیٹر فیڈر شاہراہوں کی تعمیر، پچیس کلومیٹر پختہ سڑک کی تعمیر اور پچیس فراہمی آب کے منصوبے مکمل کئے جائیں گے،

3۔ علاقہ دیر کے ترقیاتی منصوبہ کے تحت27 کلومیٹر فیڈر شاہراہوں کی تعمیر، 23 کلومیٹر سڑک پختگی اور146 آبپاشی کے نالے تعمیر کئے جائیں گے،

4۔ خصوصی پیکج برائے ضلع دیر کے تحت 17 کلو میٹر شنگل سڑکوں کی تعمیر اور 63 پینے کے پانی کے منصوبے مکمل کئے جائیں گے،

5۔ کالا ڈھاکہ اب نمائندہ موجود نہیں ہیں بہر حال ایک نہایت پسماندہ علاقہ تصور کیا جاتا ہے جہاں ماضی میں الیکشن بھی ممکن نہ تھا۔ حکومت نے خصوصی طور پر اس علاقہ کی ترقی و بہبود کیلئے ایک خصوصی پیکج وضع کیا ہے جسکے چیدہ اہداف میں 84 کلو میٹر سڑک کی پختگی، سات پرائمری سکولوں کی تعمیر اور پچیس گاوں میں بجلی کی فراہمی وغیرہ شامل ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! صوبہ سرحد میں پن بجلی پیدا کرنے کی کافی صلاحیت موجود ہے جسکو استعمال میں لانے کی ضرورت ہے۔ اس شعبے کیلئے 99 ملین روپے مختص کئے گیے ہیں۔ کئی مقامات کی تجزیاتی رپورٹیں تیار کی گئی ہیں جبکہ تین نئی مقامات کی رپورٹ امسال 04-2003 میں تیار ہو گی۔ پن بجلی کی نجی شعبہ میں پیداوار کی حوصلہ افزائی کیلئے شیڈ و مفت تکنیکی سہولیات بہم پہنچا رہا ہے۔ اس میں جن منصوبوں پر کام ہوا ہے۔

1۔ ملاکنڈ پن بجلی منصوبہ سے 81 میگاواٹ بجلی پیدا کی جائے گی،

2۔ پیہور پن بجلی منصوبہ 18-12 میگاواٹ بجلی حاصل کی جائے گی،

3۔ ریشون چترال میں تیسرے یونٹ کی تنصیب کی جائے گی۔

پن بجلی کے شعبہ میں وفاقی حکومت کی مدد سے صوبہ سرحد میں گولن گول پن بجلی منصوبہ، خان خوڑ پن بجلی منصوبہ، الائی روڑ پن بجلی منصوبہ اور دوبیر خوڑ پن بجلی جیسے منصوبہ جات 22022 ملین روپے کی لاگت سے شروع کئے گئے ہیں جنکی تکمیل پر صوبہ سرحد میں بجلی کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ جس سے نہ صرف گھریلو صارفین مستفید ہونگے بلکہ صنعتی ترقی میں بھی انقلابی تبدیلیاں رونما ہو نگی۔ ان منصوبہ جات کی بدولت اب بھی کافی حد تک بلکہ صنعتی ترقی میں بھی انقلابی تبدیلیاں رونما ہو نگی۔ ان منصوبہ جات کی بدولت اب بھی کافی حد تک روزگار کے مواقع میسر ہیں اور انکی تکمیل کے باعث صنعتی روزگار میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر صاحب ! صنعت و معدنیات کے شعبہ میں 371-163 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس شعبہ میں بنیادی توجہ ہنر مند افرادی قوت کی پیداوار پر ہے جو کہ صوبے کی صنعتی ترقی کیلئے ضروری ہے۔ صنعت کے شعبہ میں زیادہ تر سرمایہ کاری نجی شعبہ کرے گا۔ معدنیات کے شعبے میں منصوبوں کے مقاصد نجی شعبہ کے ذریعے معدنیات کی دریافت ہے۔ اہم مقاصد مندرجہ ذیہ ہیں !

1 تکنیکی کالجوں کا قیام،

2 صنعتی اسٹیکس کا قیام (جلوزئی اور ملاکنڈ)،

3 چترال میں قیمتی پتھروں کا سروے شروع کرنا ہے۔

جناب سپیکر ! آج کے دور میں سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اہمیت کے بدولت اس سال سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اسکو سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی حیثیت سے ایک الگ شعبہ میں رکھا گیا ہے۔ اس مد میں 994-65 ملین روپے تجویز کئے گئے ہیں۔ اہم مقاصد میں نو سرکاری محکموں کی کمپیوٹرائزیشن، ورچول یونیورسٹی دیر کا قیام اور ایک عدد سافٹ وئیر ٹیکنالوجی پارک کا قیام شامل ہے۔

جناب سپیکر ! مختلف مسائل کا حل نکالنے کیلئے تحقیق کے شعبہ کو اہم حیثیت حاصل ہے۔ تحقیق و ترقی کے شعبہ کیلئے کل 579-125 ملین روپے تجویز کئے گئے ہیں جس میں 400-70 ملین روپے کی بیرونی امداد بھی شامل ہے۔ بہترین حکمرانی، عوامی آگاہی اور استعداد کار بڑھانے کے متعلق منصوبہ جات اس شعبہ میں شامل ہیں۔

جناب سپیکر ! خشک سالی کے اثرات سے نمٹنے کیلئے حکومت صوبہ سرحد نے عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور وفاقی حکومت کے ساتھ مل کر صوبہ سرحد کے چودہ خشک سالی سے متاثر اضلاع میں تین سالہ منصوبہ شروع کیا ہے۔ اس منصوبے کی کل لاگت 1804 ملین روپے ہے جس میں غیر ملکی امداد 1370 ملین روپے اور وفاقی حکومت کا حصہ 434 ملین روپے ہے۔ اس منصوبہ کے تحت چار ڈیم بنائیں جائینگے جن کے نام یہ ہے۔ نریاب ڈیم ضلع ہنگو (191) ملین روپے)۔ شرقی ڈیم ضلع کرک میاں صاحب موجود ہیں، ظفر صاحب موجود ہیں (199) ملین روپے)، چنگوز ڈیم ضلع کرک (125 ملین روپے) اور کنڈ ڈیم ضلع کوہاٹ (72 ملین روپے) اسکے علاوہ 533 دیگر منصوبوں پر بھی کام شروع ہو گا۔

جناب سپیکر! بنک آف خیبر ہر سال ایڈ منسٹریٹو اور کمپیوٹر سائنسز کے دس ماسٹر ڈگری ہولڈز کو، انٹرن شپ پروگرام کے تحت آن جاب ٹریننگ کی سہولت فراہم کرے گا۔ جبکہ انٹرن شپ دلوانے کیلئے دیگر کارپوریشن، نیم سرکاری، سرکاری اور نجی اداروں سے بھی رابطہ کیا جائے گا

جناب سپیکر! اسلامی نظام میں زکوۃ کی اہمیت کے پیش نظر حکومت پاکستان نے ایک قانون کے ذریعے 1980 میں ملک میں نظام زکوۃ قائم کیا جو ملک سے غربت ختم کرنے میں بہت معاون ثابت ہوا۔ سال 04-2003 کے دوران مرکز سے زکوۃ کی مد میں تقریباً گیارہ سو ملین روپے ملیں گے ان میں سے تقریباً پچیس فیصد گزارہ الاونس، اور پچاس فیصد مستحق افراد کو کاروبار شروع کرنے کیلئے دیئے جائینگے جس سے 6500 افراد اپنا کاروبار شروع کر سکیں گے۔ صوبہ سرحد میں عشر اور زکوۃ کے نظام کے بارے میں ایک مکمل سروے کیا جائے گا تا کہ اس نظام کو جلد از جلد وسیع پیمانے پر صوبہ سرحد میں بھی لاگو کیا جاسکے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر صاحب! ہماری خواہش ہے کہ ہم سرکاری ملازمین کو بہتر سہولیات مہیا کرے لیکن مالی مشکلات کے باوجود ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبائی حکومت کے ملازمین کی تنخواہوں اور ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن میں پندرہ فیصد اضافہ کیا جائے۔ اس پر خرچ کا اندازہ 500-2 ملین روپے ہے۔ (تالیاں)

اسکے علاوہ سرکاری ملازمین کو قرضہ کی سہولیات بہم پہنچانے کیلئے خیبر بنک سے قرضہ بغیر ویٹنگ لسٹ اور کسی پیچیدہ کارروائی کے ملے گا۔

جناب سپیکر صاحب! صحت کی سہولت کے حصول کو آسان بناتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سرکاری ملازمین کے مفت علاج کے سلسلے میں، ان کی ادویات کے بل کے کلیم (Claim) سرکاری ہسپتال براہ راست حکومت سے وصول کریں گے۔ اس طرح سرکاری ملازمین کی جانب سے سالہا سال تک بل وصول نہ ہونے کی شکایت کا ازالہ ہو جائے گا۔ مزید براں ہماری حکومت سرکاری ملازمین کو مفت اسلحہ لائسنس دینے کا فیصلہ پہلے ہی کر چکی ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم شعبے کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں نابینا افراد ہمارے معاشرے کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ بینائی سے محروم ان افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے لہذا حکومت نے نابیناؤں کیلئے سفید چھڑیاں اور نابیناؤں کے اہل خانہ کی خود روزگاری کیلئے سلائی مشینوں کی مفت فراہمی کا بندوبست کیا ہے۔ (تالیاں) علاوہ ازیں 2000 نادار بیواؤں کو حکومت مفت سلائی مشینیں بھی فراہم کرے گی تاکہ وہ خود حلال روزی کما سکیں۔

جناب! حادثات میں زخمی ہونے والے نادار مریضوں کیلئے مفت فوری طبّی امداد کو یقینی بنانے کیلئے پچاس ملین روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ محکمہ صحت اس کی تفصیلات کا اعلان انشاء اللہ بعد میں کرے گا۔

جناب سپیکر! ایک Legal Aid Endowment Fund قائم کیا جائے گا جسکے ذریعے ان لوگوں، بچوں اور خواتین کی امداد کی جائے گی جو معمولی مقدمات کی وجہ سے جیلوں میں بند پڑے ہوئے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ ان مقدمات کو جلد از جلد نمٹایا جائے اور جیلوں میں قید خواتین جن کیساتھ بچے بھی ہیں، ہماری خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔ اس فنڈ کیلئے پچاس ملین روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر صاحب! ہم نے ایک فلاحی معاشرے کی تشکیل کیلئے ایک وژن پیش کیا ہے۔ یہ ایک خاکہ ہے جس میں ہم نے اپنے اخلاص اور عمل کے ذریعے رنگ بھرنا ہے۔ ظلم، جبر اور استحصال سے پاک عدل اور انصاف کے نظام پر مبنی ترقی یافتہ معاشرے کا قیام ہمارا نصب العین ہے۔

میں آپ کا اور اس ایوان کے معزز اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ میں جو بجٹ پیش کر رہا ہوں، اسے منظور کر کے یہ ایوان صوبے کی خوشحالی اور ترقی میں ہمارے ساتھ تعاون کرے گا۔

جناب والا! مجھے، اس معزز ایوان کے سامنے مالی سال 04-2003 کیلئے سالانہ بجٹ اسٹیمیٹ اور فنانس بل 2003 پیش کر رہا ہوں۔ پاکستان پائندہ باد اسلام زندہ باد۔

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

ضمنی بجٹ برائے سال 03-2002 کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ: جناب میں ابھی آپ لوگوں کا بہت ہی کم وقت لیناچاہتاہوں جناب سپیکر! اب میں ان اقدامات کا ذکر کرناچاہونگاجسکے ذریعے عوام کو مختلف مدوں میں ریلیف دیا گیاہے میں صوبہ سرحد کا ضمنی بجٹ برائے مالی سال 03-2002 پیش کرنے کی اجازت چاہتاہوں۔

رواں مالی سال 03-2002 کے دوران انتخاب کروائے گئے۔ ان انتخاب میں عوام نے ہمیں اپنی خدمت کرنے کیلئے چنا۔ ایم ایم اے کی حکومت خلوص دل سے صوبہ سرحد کے عوام کی خدمت کررہی ہے اور انکے اعتماد پر انشاءاللہ پوری اترے گی۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال کا بجٹ پیں کرتے وقت اخراجات جاریہ کا تخمینہ 030-48564 ملین روپے لگایا گیا تھا جبکہ کل وصولیات کا تخمینہ 127-46767 ملین روپے تھا۔ اسی طرح سے 1796-903 ملین روپے کا خسارہ دکھایا گیا تھا لیکن ہم لوگوں نے حکومت سنبھالتے ہی یہ فیصلہ کیا کہ کفایت شعاری اور سادگی کے زریں اصولوں پر عمل کریں گے اور ہر قسم کی فضول خرچی سے اجتناب کرینگے۔ الحمد اللہ اس پالیسی کے مثبت نتائج باآمد ہوئے۔ ہم نے نہ صرف بجٹ کے خسارے کو ختم کیا بلکہ نظرثانی شدہ تخمینہ جات میں 867 ملین روپے کا فاضل بجٹ پیش کرنے میں بھی کامیاب ہوئے۔ ایسا صرف اور صرف سخت مالی نظم و ضبط اور کفایت شعاری کی پالیسی کی بدولت ممکن ہو سکا۔ لیکن مندرجہ ذیل محکموں کے زیادہ اخراجات کی وجہ سے ان کے بجٹ میں مختص شدہ رقوم سے زائد ادا کرنی پڑی۔

ا۔ جنرل ایڈ منسٹریشن میں بجٹ تخمینہ 8-369 ملین روپے تھا جبکہ نظرثانی شدہ بجٹ میں یہ رقم بڑھ کر 242-469 ملین روپے ہو گئی ہے۔ اس طرح سے اضافی رقم 99,442 ملین روپے بنتی ہے جو کہ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر دفاتر کے بقایاجات کی ادائیگی اور گاڑیوں کی خریداری پر خرچ ہوئے۔

ب۔ محکمہ داخلہ کو 10.614 ملین روپے کی اضافی رقم مہیا کی گئی۔ یہ رقم انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کیلئے تھی۔

ج۔ محکمہ جیل خانہ جات کو 6.649 ملین روپے کی اضافی رقم مہیا کی گئی۔ یہ رقم جیلوں میں خوراک ادویات، کمبل اور دیگر سہولیات فراہم کرنے کیلئے استعمال کی گئی۔

جناب والا! میں آپکی خدمت میں یہ عرض کرتا چلوں کہ حکومت کو تمام ناگزیر اخراجات کی منظوری اس معزز ایوان سے لینی پڑتی ہے جو بجٹ پیش کرتے وقت نامعلوم وجوہات کی وجہ سے بجٹ میں شامل ہونے سے رہ جائیں یا پھر سال کے دوران نئی ضرورت پر مبنی ہوتی ہے۔ یہ تمام تجاویز تیکنیکی سپلیمنٹری کے زمرے میں آتی ہیں کیونکہ ان اخراجات کو دوسری مدوں سے بچت کرکے پورا کرلیا جاتا ہے۔ رواں مالی سال کے اخراجات جاریہ کی کل ضمنی بجٹ 322-2421 ملین روپے بنتی ہے جو کہ بادی نظر میں بہت زیادہ دکھائی دیتی ہے لیکن حقیقت میں یہ ساری کی ساری تیکنیکی سپلیمنٹری کے زمرے میں آتی ہے کیونکہ بجٹ تخمینہ جات 48564 ملین روپے کے مقابلے میں نظرثانی بجٹ تخمینہ جات 644-36171 ملین روپے ہیں جو کہ بجٹ سے کم ہیں۔ اس بات سے یہ واضح ہے کہ اضافی رقوم اندرونی بچتوں سے پوری کی گئی ہیں۔ ان اضافی رقوم کی ترتیب اس طرح ہے۔

I	ضلعی حکومتوں کا تنخواہ کے علاوہ بجٹ	1097.303
!!	چونگی و ضلع ٹیکس	983.883
!!!	محکمہ مال گزاری	185.049
IV	جنرل ایڈمنسٹریشن	99.442
V	پولیس	20.595
VI	محکمہ ہوم	10.613
VII	متفرق	24.437
	اور کل اسطرح بنتے ہیں	2421.322

بجٹ پیش کرتے وقت ضلعوں کا تنخواہ کے علاوہ بجٹ مختلف گرانٹوں میں مدغم تھا لیکن اب اسکیلئے نظرثانی شدہ بجٹ میں یہ رقم الگ گرانٹ میں دکھائی گئی ہے لہذا 303-1097 ملین روپے کی تکنیکی سپلمنٹری کی منظوری اس معزز ایوان سے درکار ہے اسی طرح سے 983.883 ملین روپے کی رقم (Octroi & Zilla Tax) کی مد میں مرکزی حکومت سے موصول ہوئی تھی اور یہ پوری کی پوری رقم ضلعوں کے ترقیاتی پروگرام کیلئے مہیا کردی گئی۔ ایک اور مد جس میں خطیر رقم مہیا کی گئی، وہ محکمہ ریونیو واسٹیٹ ہے۔

اس مد میں 185-049 ملین روپے کی رقم ضمنی بجٹ کے ذریعے مہیا کی گئی۔ یہ رقم متاثرین تربیلا ڈیم کیلئے مرکزی حکومت، حکومت سندھ اور واپڈا کی طرف سے موصول ہوئی تھی جو کہ ان میں تقسیم کر دی گئی۔ محکمہ پولیس کی کارکردگی کو مزید موثر بنانے کیلئے تین سو سپاہیوں کی پوسٹوں کی فراہمی اور دیگر اخراجات کیلئے 20-595 ملین روپے ضمنی بجٹ کے ذریعے مہیا کئے گئے -

<u>جناب سپیکر</u>: آرڈر پلیز، آرڈر۔

<u>وزیر خزانہ</u>: کرنٹ کیپٹل اخراجات بس چند ہی ہیں۔ سال رواں کے دوران صوبائی حکومت نے 5686.791 ملین روپے کا مہنگا قرضہ قبل از وقت واپس کیا لیکن سپلیمنٹری صرف 5637.878 ملین روپے کی پیش کی جارہی ہے۔ بقایا رقم اندرونی بچتوں سے پوری کی گئی۔ جس سے قرضوں کے مارک اپ کی مد میں خاطر خواہ بچت ہوئی۔ میں معزز اراکین اسمبلی کو بتاتا چلوں کہ اس قرضے کی ادائیگی سے صوبے کو 844 ملین روپے کی بچت ہوئی۔

جناب سپیکر! بجٹ پیش کرتے وقت ترقیاتی بجٹ کا تخمینہ 13673 ملین روپے لگایا تھا جبکہ نظر ثانی شدہ تخمینہ کے مطابق ترقیاتی بجٹ کی رقم 11569 ملین روپے ہے۔ اس سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ بجٹ تخمینہ جات کے مقابلے میں نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں کمی ہوئی ہے۔

ترقیاتی پروگرام کا ضمنی بجٹ جو کہ 1310.350 ملین روپے بنتا ہے، جسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ضلعی ترقیاتی پروگرام	292.934
2۔ سپیشل خوشحال پاکستان پروگرام	4880.000
3۔ خوشحال پاکستان پروگرام (گزشتہ فنڈز)	251.224
4۔ پشاور کی سڑکوں کا پروگرام	221.537
5۔ تعمیر سرحد پروگرام	24.712
6۔ متفرق	31.944
کل	1310.351

یہاں اس امر کا ذکر کرنا بے جانہ ہو گا کہ نظرثانی شدہ ترقیاتی بجٹ کی رقم سے کم ہے، لہذا تمام کی تمام سپلیمنٹری تیکنیکی سپلیمنٹری کے زمرے میں آتی ہے۔ خوشحال پاکستان کے تحت 488 ملین روپے مرکزی حکومت سے موصول ہوئے تھے جس کو صوبے بھر میں ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کیا گیا ہے، اسلئیے اس رقم کی تیکنیکی سپلمنٹری کی منظوری اس معزز ایوان سے درکار ہے۔ اسکے علاوہ ڈسٹرکٹ ترقیاتی پروگرام میں 292.934 ملین روپے مختلف ضلعوں کو صوبائی مالیاتی ایوارڈ کے تحت مہیا کئے گئے، خوشحال پاکستان پروگرام کے گزشتہ سال کے فنڈ بچ گئے تھے، یہ فنڈز یعنی 251224 ملین روپے دوبارہ سپلیمنٹری کے ذریعے مہیا کئے گئے۔ اس سے صوبہ بھر میں مختلف سکیمیں مکمل کی گئیں۔ اسی طرح سے پشاور کی سڑکوں کی مرمت اور کشادگی کیلئے 221.537 ملین روپے بذریعہ سپلیمنٹری مہیا کئے گئے۔ ممیں یہاں معزز اراکین اسمبلی کو یقین دلاتا ہوں کہ عوام کے پیسے، عوام کی فلاح و بہبود کی سکیموں پر خرچ کئے جائینگے۔ (تالیاں) اور ہم اس امر کو یقینی بنائینگے کہ عوام کا پیسہ بہترین عوامی مفاد میں خرچ کیا جائے اور سرکاری رقوم کا ضیاع روکا جائے۔

جناب! کل سپلیمنٹری کی مالیت جو اس معزز ایوان میں منظوری کیلئے پیش کر رہا ہوں، اسکی رقم 9369.551 ملین روپے بنتی ہے جسکی مختصر تفصیل درجہ ذیل ہے۔

الف۔ غیر ترقیاتی ضمنی بجٹ 2,421.322 ملین روپے

ب۔	کرنٹ کیپٹل اخراجات	5,637.878 ملین روپے
ج۔	ترقیاتی ضمنی بجٹ	1,310.351 ملین روپے
	کل رقم	9,369.551

جناب سپیکر! اب میں آپکی اجازت سے سپلیمنٹری بجٹ سٹیٹمنٹ اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپکا اور معزز اراکین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری معروضات کو نہایت تحمل سے سنا۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب پیرا نمبر 72,73,74,75 جس میں ریلیف رہ گیا ہے بجٹ 2003-04 کو دوبارہ پیش کر دینگے۔

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں اب ان اقدامات کا ذکر کرنا چاہوں گا جن کے ذریعے عوام کو مختلف مدوں میں ریلیف دیا جارہا ہے۔مالی سال 2002-03 کا بجٹ پیش کرتے وقت مختیار نامہ یعنی Power of attorney کے ریٹ کو اس طرح بڑھادیا گیا کہ وہ لوگوں پر انتہائی بھاری بوجھ بن گیا۔اس مد میں ڈیوٹی کا ریٹ تین فیصد کر دیا گیا جو کہ خرید وفروخت سے منسلک کر دیا گیا۔ حقیقت میں مختیار نامہ کے ذریعے حقیقی انتقال جائیداد نہیں ہوتا موجودہ حکومت نے اس سلسلے میں اس ڈیوٹی کو تین فیصد سے کم کر کے صرف ایک فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ قانونی وارثان کیلئے ڈیوٹی کا ریٹ مبلغ ایک ہزار روپے مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (تالیاں) دوسری سہولت بآسانی جو کہ ہم نے مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے، وہ غیر منقولہ جائیداد کی رجسٹریشن فیس ہے، اسکو موجودہ شرح جو 1.5 فیصد ہے، سے کم کر کے ہم نے 0.5 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے (تالیاں) اس سے عوام کو زبردست سہولت ملے گی کیونکہ غیر منقولہ جائیدار کی فروخت کے وقت ایک خریدار کو سٹیمپ ڈیوٹی تین فیصد، میونسپل فیس دو فیصد اور رجسٹریشن فیس 1.5 فیصد ادا کرنی ہوتی ہے جو کہ کل 6.5 فیصد بنتی ہے۔اس سہولت سے اب ایک خریدار کو 5.5 فیصد ڈیوٹی ادا کرنی ہو گی، ہم نے بیان حلفی کی سٹیمپ ڈیوٹی کو موجودہ پچیس روپے سے بڑھا کر صرف تیس روپے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب! ایک اور ریلیف جو کہ مہیا کی جارہی ہے، وہ موٹر وہیکل کو بروقت ٹرانسفر نہ کروانے پر جرمانہ کی مد میں ہے۔اگر کوئی شخص اب موٹر وہیکل خریدتا ہے اور وہ تیس دن کے اندر ٹرانسفر نہیں کرواتا تو اس پر محکمہ ایکسائز پانچ ہزار سے لیکر بیس ہزار روپے جرمانہ عائد کر سکتا ہے۔اب ان جرمانوں کی رقوم کو انتہائی کم کر دیا گیا ہے جو کہ اسطرح ہے:

سکوٹر اور موٹر سائیکل، جرمانے کی شرح صرف سو روپیہ;

اسطرح موٹر کار، ٹریکٹر، وین ایک ہزار سی سی صرف دو سو روپیہ;

ہلکی کمرشل گاڑیاں صرف تین سو روپیہ;

بھاری کمرشل گاڑیاں پانچ سو روپیہ۔

(تالیاں)

حکومت نے سی این جی گیس سٹیشن لگانے پر فیس میں معمولی اضافہ کیا ہے تاکہ صوبائی خزانے کیلئے مزید وسائل حاصل کئے جا سکیں۔ میوٹیشن فیس جو کہ موجودہ طور پر سو روپے برائے پچیس ایکڑ یا اس سے کم پر لاگو ہے، اس میں بھی عام آدمی کو ریلیف مہیا کرنے کیلئے ریٹ کچھ یوں مقرر کئے گئے ہیں کہ پانچ ایکڑ تک صرف پچاس روپے اور اسکے بعد یعنی چھ ایکڑ یا اس سے زیادہ پچیس روپے فی ایکڑ کا اضافہ ہو گا۔ (تالیاں) جناب! میں آخر میں ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان الفاظ کیساتھ ختم کرتا ہوں کہ:

وہ قافلہ جو عزم و یقین سے نکلے گا

جہاں سے چاہے گا رستہ وہیں سے نکلے گا

وطن کی ریت ذرا ایڑھیاں رگڑنے دو

مجھے یقین ہے پانی یہیں سے نکلے گا

(تالیاں)

شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Supplementary Budget 2003 stands presented.

اب میں اجلاس کی کارروائی مورخہ 19 جون بروز جمعرات ساڑھے نو بجے صبح تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔ خدا حافظ۔

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 19 جون 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)